براعظم ایشیا اور آسٹریلیا

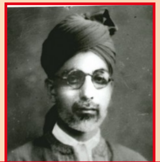
میں احمدیت کی شمع روشن کرنے والے ابتدائی اور معروف مربیان





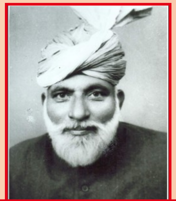
حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ابتدائی مربیان میں شامل ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفیق تھے آپ کی ولادت 1878ء کی ہے۔ حضرت خلیفہ ثانی نے آپ کے متعلق فرمایا! ''خدا نے ان کو قبولیت عطا فرمائی اور ان کے علم میں ایسی وسعت پیدا کر دی کہ صوفی مزاج لوگوں کیلئے ان کی تقریر بہت ہی دلچسپ، دلوں پر اثر کرنے والی، شبہات اور وساوس دور کرنے والی ہوتی ہے۔'' آپ کی وفات ربوہ میں ہوئی بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔



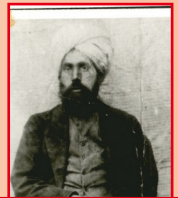
محترم مولانا غلام حسین ایاز صاحب

محترم مولانا غلام حسین ایاز صاحب 6 مئی 1935ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کے تحت روانہ ہونے والے پہلے قافلے میں سنگاپور، ملایا اور پنیانگ کی ریاستوں کیلئے روانہ فرمایا تھا۔ آپ کی کوششوں کا پہلا ثمرہ حاجی جعفر صاحب کی صورت میں سامنے آیا جنہوں نے جنوری 1937ء میں بیعت کی۔ آپ کی دن رات کی محنتوں سے ملایا اور سنگاپور اور اردگرد کے علاقوں میں مضبوط جماعت کا قیام عمل میں آ گیا۔ مخالفتوں کی آندھیاں آئیں ہر قسم کی تکالیف برداشت کیں۔ جنگ عظیم دوم کے ایام میں آپ سنگاپور کے علاقے میں تھے یہ ایام انتہائی صبر آزما تھے۔ ان ایام میں بہت تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔ مولانا غلام حسین ایاز صاحب 1935ء میں سنگاپور تشریف لے گئے تھے 15 برس کے بعد 1950ء میں ربوہ واپس پہنچے۔ 1956ء میں دوبارہ سنگاپور بھجوایا گیا جہاں سے بورنیو تشریف لے گئے۔ 17، 18 اکتوبر 1959ء کی درمیانی شب آپ اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی وفات بیرون ملک میں ہوئی۔ آپ کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شہدائے احمدیت کی فہرست میں شامل فرمایا ہے۔



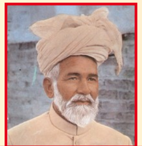
حضرت مولانا رحمت علی صاحب

حضرت مولانا رحمت علی صاحب کی ولادت 1893ء کی ہے آپ پیدائشی احمدی تھے۔ 17 اگست 1925 کو بطور مربی سلسلہ انڈونیشیا قادیان سے روانہ ہوئے اور ستمبر 1925 میں سماٹرا پہنچ گئے۔ شروع شروع میں آپ نے کوئی باقاعدہ مشن قائم کئے بغیر دو تین جماعتیں قائم کیں مگر مئی 1928ء میں ایک کرایہ کا مکان لے کر باقاعدہ مشن ہاؤس قائم کیا۔ چار سال کام کرنے کے بعد حضرت اقدس کی ہدایت کے مطابق واپس قادیان پہنچے۔ 19 اکتوبر 1929ء کو آپ واپس تشریف لائے اور پھر حضور کے حکم پر 6 نومبر 1930ء کو دوبارہ عازم سماٹرا ہو گئے۔ 1942ء سے 1945ء تک حضرت مولوی صاحب نے کئی ایک کتابوں کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ کیا 1945ء میں جاپانیوں کی حکومت کے خاتمہ کے بعد ان کتابوں کا ترجمہ شائع کر دیا گیا۔ حضرت مولوی صاحب ایک لمبا عرصہ بعد 30 اپریل 1950ء کو واپس تشریف لائے۔ 13 اگست 1959 کو 65 سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہے۔



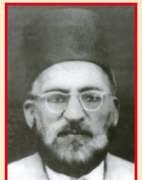
حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب

حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب حضرت خلیفہ ثانی نے 12 جولائی 1924ء کو شہزادہ عبدالمجید صاحب لدھیانوی کو ایران میں احمدیہ مرکز قائم کرنے کیلئے روانہ فرمایا۔ آپ کے ہمراہ مولوی ظہور حسین صاحب اور محمد امین خان صاحب بھی تھے۔ جن کو بخارا میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا حکم دیا گیا تھا۔ حضرت شہزادہ صاحب جو اس دعوت الی اللہ کے وفد کے امیر تھے اپنے دوسرے ساتھیوں سمیت 12 اکتوبر 1924ء کو ایران میں مشہور شہر مشہد میں پہنچے اور پانچ چھ دن کے بعد مشہد سے تہران میں تشریف لے گئے اور وہاں نیا مرکز قائم کیا۔ آپ نے آخر دم تک اپنا عہد نبھایا اور اپنی بے نفس خدمات سے جماعت قائم کر دی۔ 23 فروری 1928 کو تہران میں انتقال فرما گئے اور وہیں دفن ہوئے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شہداء کی فہرست میں شامل فرمایا ہے۔



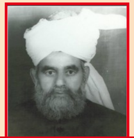
محترم مولوی ظہور حسین صاحب بخارا

محترم مولوی ظہور حسین صاحب بخارا کو 1924ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے بخارا وغیرہ کے علاقہ میں دعوت الی اللہ کے لئے بھیجا گیا جہاں آپکو قید کر لیا گیا وہاں آپ تقریباً 2 سال قید رہے اور قید خانوں کی سختیاں اُٹھا کر بھی دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کیا اور کئی لوگوں کیلئے قبول حق کا باعث بنے۔ آپ نے اس دعوت الی اللہ کے ایمان افروز روداد آپ بیتی کے نام سے لکھی جو شائع ہو چکی ہے۔ واپس آ کر بھی سلسلہ کی خدمات کا سلسلہ جاری رکھا۔ جامعہ احمدیہ میں پروفیسر رہے، چیف انسپکٹر بیت المال رہے اور انچارج شعبہ رشتہ ناطہ بھی رہے۔ آپ سلسلہ احمدیہ کی اولین باضابطہ مربیان کلاس سے تین سالہ کورس پاس کرنے والے مربیان میں شامل تھے۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ کے بانی ارکان میں سے بھی ہیں۔ مورخہ 6 فروری 1982ء بعمر 84 سال وفات پا گئے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔



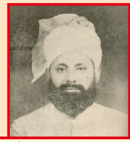
حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب آپ 13 مارچ 1889ء کو پیدا ہوئے۔ 1903ء سے 1908ء تک مدرسہ تعلیم الاسلام میں تعلیم پائی اور حضرت مسیح موعود کے فیض صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ 1908 میں گورنمنٹ کالج میں داخلہ لیا مگر 1910ء میں حضرت خلیفہ اوّل کے ارشاد پر آپ قادیان آ گئے اور حضرت خلیفہ اوّل کی شاگردی اختیار کر کے موطا امام مالکؒ صحیح بخاری اور فوز الکبیر پڑھی۔ 26 جولائی 1913ء کو آپ اعلیٰ عربی تعلیم کیلئے بلاد عربیہ میں بھجوائے گئے آپ نے قاہرہ بیروت اور حلب کی مشہور درسگاہوں میں تکمیل تعلیم کی اور بیت المقدس کے صلاح الدین ایوبیہ کالج میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ نیز شام میں سلطانیہ کالج کے وائس پرنسپل بھی بنے۔ اس دوران آپ کو انگریزوں نے نظر بند کر دیا اور 26 مئی 1919ء کو رہا ہو کر آپ قادیان پہنچے۔ 27 جون 1925ء کو آپ کو مولانا جلال الدین شمس صاحب کے ساتھ بطور مربی بلاد شام روانہ ہوئے جہاں چند ماہ گزارنے کے بعد آپ کو عراق بھجوایا گیا جہاں آپ نے امیر فیصل اور ہائی کمشنر سے احمدیت پر پابندی اُٹھائے جانے کے بارہ میں ملاقاتیں کیں اور بالآخر اپنے مشن میں کامیاب ہو کر 10 مئی 1926ء کو وارد قادیان ہوئے۔ بطور ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان، ناظر امور عامہ بھی رہے۔ آپ کی وفات 16 مئی 1963ء کو ہوئی۔ آپ حضرت ام طاہر کے بھائی تھے۔



حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس آپ کی ولادت یکم مئی 1901ء کی ہے۔ سلسلہ کے چوٹی کے علماء میں شامل تھے۔ بطور مربی سلسلہ بلاد عربیہ و امام بیت الفضل لندن رہے۔ مرکز میں ناظر اصلاح و ارشاد اور صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی وفات 13 اکتوبر 1966ء کو ہوئی بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ آپکو حضرت مصلح موعود نے ''خالد احمدیت'' کے خطاب سے نوازا ہے۔



حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

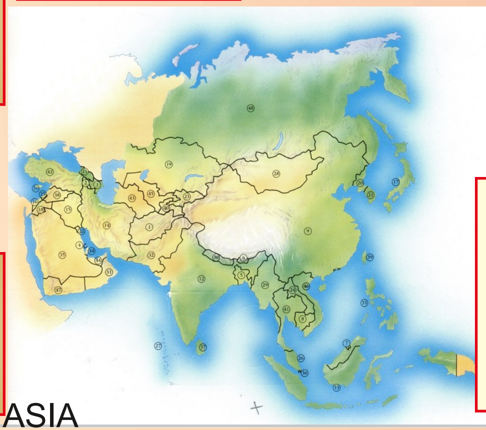
حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری آپ کی ولادت 14 اپریل 1904ء کی ہے۔ سابق مربی سلسلہ بلاد عربیہ، اور مرکز میں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن کی خدمت کی توفیق ملی۔ محترم مولانا صاحب کو حضرت خلیفہ ثانی نے ''خالد احمدیت'' کے خطاب سے بھی نوازا ہے۔ سلسلہ کے جید عالم اور شعلہ بیان مقرر تھے آپ نے رسالہ فرقان بھی جاری کیا اور تا وفات اسکے ایڈیٹر بھی رہے۔ آپ کی 30 مئی 1977ء کی ہے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

محترم مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید

محترم مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید ابن امان اللہ صاحب کابل کے پاس ایک گاؤں خوجہ تحصیل رخہ ضلع پنج شیر کے رہنے والے تھے۔ احمدی ہونے کے بعد وہ سلسلہ کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے قادیان چلے گئے اور مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو گئے 1919ء میں جبکہ وہ ابھی تعلیم پا رہے تھے حضرت خلیفہ ثانی نے ان کو کابل میں احمدیوں کی تعلیم و تربیت کیلئے افغانستان بھجوا دیا اور چونکہ احمدیوں کے لئے وہاں امن نہیں تھا اس لئے آپ نے انفرادی رنگ میں اپنے بھائیوں کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری رکھا۔ امیر امان اللہ خان شاہ افغانستان کے حکم پر کابل میں احمدی مربی مولوی نعمت اللہ صاحب کو 31 اگست 1924 کو 34 سال کی عمر میں محض احمدی ہونے کی وجہ سے سنگسار کر دیئے گئے۔

محترم صوفی عبدالقدیر نیاز صاحب

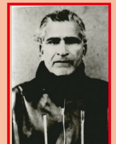
محترم صوفی عبدالقدیر نیاز صاحب قادیان سے تحریک جدید کے پہلے قافلہ مربیان میں شامل تھے۔ 4 جون 1935ء کو جاپان پہنچے۔ یہاں ابتدائی طور پر جماعت کا تعارف آپ نے کروایا جاپانی پولیس کی طرف سے آپ کی سخت نگرانی کی گئی ایک بار زیر حراست بھی لے گئے تھے 12 جولائی 1935ء کو آپ واپس قادیان پہنچے۔





محترم مولانا جلال الدین صاحب قمر

محترم مولانا جلال الدین قمر صاحب 5 مئی 1923ء کو پیدا ہوئے 1946ء میں وقف قبول ہوا پہلے مشرقی افریقہ، تنزانیہ 1947ء تا 1954ء متعین رہے۔ 1954ء تا 1966ء فلسطین میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1967ء تا 1972ء یوگنڈا میں رہے۔ 1973ء تا 1977ء میں دوبارہ فلسطین بھجوائے گئے۔ 78-1977ء میں کینیا اور پھر 1980ء تا 1983ء میں یوگنڈا میں خدمات بجالاتے رہے۔ اور پھر مرکز آ کر جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد خدمت کرتے رہے۔ آپ عربی، فارسی، انگریزی اور مشرقی افریقہ کی مقامی زبانوں کے ماہر تھے۔ آپ کی وفات مورخہ 24 اگست 2006ء کو 83 سال کی عمر میں ہوئی۔ وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم ستمبر 2006ء میں آپ کے اوصاف کا ذکر خیر فرمایا کہ آپ جماعت کے پرانے خادم اور فدائی بزرگ تھے اور سادہ مزاج رکھنے والے تھے آپ کے شاگرد دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔



محترم صوفی عبدالغفور صاحب

صوفی عبدالغفور صاحب آپ 27 مئی 1935 کو ہانگ کانگ چین پہنچے اور کئی سال تک وہاں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا آپ نے اپنے قیام کے دوران اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ چینی زبان میں کروایا۔ تحریک جدید کے پہلے قافلہ مربیان مین شامل تھے۔



محترم مولانا ابوبکر ایوب صاحب

محترم مولانا ابوبکر ایوب صاحب آپ انڈونیشیا کے ابتدائی احمدیوں میں شامل تھے 1924ء میں قادیان آ کر احمدیت میں داخل ہوئے۔ آپ کو انڈونیشیا اور ہالینڈ میں بطور مربی خدمات کی توفیق ملی۔ بوقت وفات آپ ہالینڈ کے مشنری انچارج کے طور پر خدمات بجالا رہے تھے۔ 14، 15 ستمبر 1972ء کی درمیانی شب ہالینڈ میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو شہدائے احمدیت کی فہرست میں شامل فرمایا ہے کیونکہ آپ کی وفات بیرون ملک خدمت کے دوران ہوئی۔

آسٹریلیا میں تاریخ احمدیت

30 ستمبر 1983ء کو بیت الہدیٰ آسٹریلیا کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے رکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رفیق حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے بھی سنگ بنیاد رکھنے والوں میں شامل تھے۔

محترم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب نے خلافت ثالثہ میں جماعت آسٹریلیا کو منظّم کیا اور آپ یہاں امیر بھی رہے۔

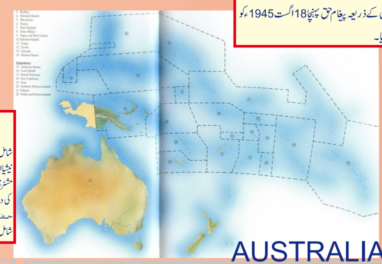
5 جولائی 1985ء کو محترم شکیل احمد منیر صاحب کو آسٹریلیا میں بطور مربی بھجوایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 1989ء میں بھی آسٹریلیا تشریف لے گئے اور بیت الہدیٰ کا افتتاح فرمایا۔ محترم مولانا محمود احمد شاہد صاحب بنگالی آجکل امیر و مشنری انچارج آسٹریلیا ہیں جو 1991ء میں آسٹریلیا تشریف لائے۔ جماعت آسٹریلیا کے ذریعہ سولومن آئی لینڈز میں بھی جماعت کا قیام ہو چکا ہے۔

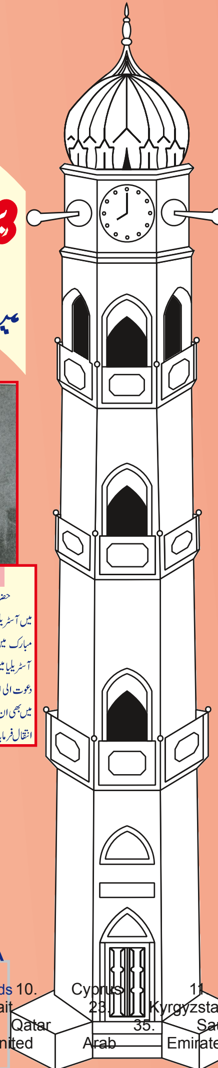
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپریل 2006ء میں آسٹریلیا کا دورہ فرمایا۔



حضرت محمد حسن موسیٰ صاحب

حضرت محمد حسن موسیٰ صاحب نے 3 اکتوبر 1903ء میں آسٹریلیا سے بیعت کی۔ حضرت خلیفہ اوّل کے عہد مبارک میں قادیان تشریف لائے قریباً 41 سال تک آسٹریلیا میں آنریری طور پر نہایت درجہ اخلاص و محنت سے دعوت الی اللہ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ جزیرہ فجی میں بھی ان کے ذریعہ پیغام حق پہنچا 18 اگست 1945ء کو انتقال فرمایا۔





مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ
(2007-2006ء سال)

1. Afghanistan 2. Armenia 3. Azerbaijan 4. Bahrain 5. Bangladesh 6. Bhutan 7. Brunei 8. Cambodia 9. China 10. Cyprus 11. Georgia
15. Iraq 16. Israel 17. Japan 18. Jordan 19. Kazakhstan 20. Korea, North 21. Korea, South 22. Kuwait 23. Kyrgyzstan
27. Maldives 28. Mongolia 29. Myanmar(was Burma) 30. Nepal 31. Oman 32. Pakistan 33. Philippines 34. Qatar 35. Saudi Arab
38. Syria 39. Taiwan 40. Tajikistan 41. Thailand 42. Turkey 43. Turkmenistan 44. United Arab Emirates 45. U

1. Australia 2. Fiji 3. Kiribati 4. Marshal Islands 5. Micronesia 6. Nauru 7. New Zealand 8. Palau(Belau) 9. Papua and New Guinea 10. Solomon Islands 11. Tonga 12. Tuvalu 13. Vanuatu 14. Western Samoa